نماز کی تربیت کا

تأليف
هناء بنت عبدالعزيز الصنيع
Hana_s3@hotmail.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين....أما بعد:

یہ کتابچہ اس کتاب کا خلاصہ ہے جسے میں نے (بچوں کو نمازی بنانے کے سلسلے میں والدین کے کامیاب تجربات) کے نام سے شائع کیا تھا، جس میں اس موضوع سے متعلق حقیقی واقعات جمع کئے گئے ہیں... میں نے اس کتاب میں تجربات کو ذکر کرنے پر اکتفا کیا ہے تا کہ قاری کو خود ان کی حقیقت معلوم ہو جائے۔

ہمیں خوشی ہے کہ ان تجربات کا خلاصہ اور نچوڑ گل اور خوشبو کے حسیں امتزاج کے ساتھ آپ کی نظر نواز کر رہے ہیں، اس حسین گلدستہ کو (بچوں کو نمازی بنانے کے ۹۲ طریقے) سے موسوم کیا گیا ہے۔

قارئین کے سامنے یہ وضاحت کر دینا بھی ضروری ہے کہ جب (آپ کے بچے اور آپ کی اولاد) کا لفظ استعمال کیا جائے تو اس سے میری مراد (بیٹے اور بیٹیاں) دونوں ہوتے ہیں، ساتھ ہی اس سے کبھی بڑے تو کبھی چھوٹے بچے بھی مراد لئے گئے ہیں.... اسے ذہن نشیں رکھیں اور آیئے شروع کریں۔

هناء الصنيع

رياض-1426ھ

۱-اخلاص نیت، یوم آخرت کی فکر اور رضائے الٰہی کی طلب کے ساتھ اپنے بچوں کو نماز کی تربیت دیں، اس سے آپ کو توانائی ملے گی اور آپ پہاڑ کی طرح ڈٹے رہیں گے پھر بچوں کے معاملہ میں باد مخالف اور تند ہواؤں کی لہر سے آپ کے پائے استقامت میں تزلزل نہیں پیدا ہو گا۔

۲-ان کے اندر یہ یقین پیدا کریں کہ ہر گھڑی ان کے پاس ملک الموت حاضر ہوتے ہیں۔

۳-اپنے پڑوسیوں کا تعاون حاصل کریں، کبھی آپ ان کے بچوں کو اپنے ساتھ مسجد لے جایا کریں اور کبھی وہ آپ کے بچوں کو ساتھ لے جائیں، ان کے والد اگر گھر پر نہ ہوں تو مسجد میں ان کے بچوں کی خبر گیری کریں، اور ان سے کہیں کہ جب آپ موجود نہ ہوں یا جب نماز کے اَوقات میں آپ کے بچوں کو وہ سڑک پر کھیلتے دیکھیں تو انہیں مسجد لے جائیں۔

۴-جب اللہ کے فرمان "کیا اسے نہیں معلوم کہ اللہ دیکھ رہا ہے" (علق:۱۴) پر اپنی اَولاد کی تربیت کریں گے تو آپ کے غیر موجودگی میں بھی نماز پڑھنے کی انہیں عادت ہو جائے گی، جس کا مطلب ہو گا کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کو خالص رکھنے کا جذبہ پیدا کر کے آپ ان کے اندر شخصی نگرانی کا جوہر پیدا کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں جس کے نتیجہ میں اب ان کی نماز آپ کے خوف سے نہیں بلکہ کی محبت وعظمت اور اللہ کی رغبت وہیبت کے سائے تلے ادا ہوتی ہے۔

آپ ان لوگوں میں سے نہ ہو جائیں جو اپنے بچوں کو ہمیشہ ڈرا کر رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان کے اندر اللہ کا خوف پیدا کر رہے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے بچے ان کی نظر کے سامنے میں تو نماز پڑھتے ہیں لیکن نظر سے اوجھل ہوتے ہی نماز سے جی چرانے لگتے ہیں، تربیت کے معاملہ میں یہ بڑی سنگین غلطی ہے اس لئے بچوں کو ہمیشہ اللہ سے وابستہ رکھیں نہ کہ آپ اپنی ذات کے حصا میں انہیں قیدی بنا کر رکھیں۔

۵-اپنے بچوں کے سامنے یہ ظاہر نہ کریں کہ آپ ان کی اصلاح سے مایوس ہو چکے ہیں کیوں کہ اس سے ان کی سرکشی مزاجی کو فروغ ملتا ہے' اور اس لئے بھی کہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ اللہ پاک سے بد ظن ہیں جو کہ کمال توحید کے منافی ہے۔

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:(جو اللہ کی رحمت سے مایوس اور اس کی مہربانی سے ناامید ہو گیا وہ اللہ سے بد گمان ہو گیا)

۶-ہفتہ میں ایک دن پابندی کے ساتھ باپ یا ماں یا کوئی بڑا بھائی یا بہن اہل خانہ کے سامنے آدھے گھنٹے کا علمی درس یا نصیحت آموز بیان پیش کرے تو ان شاء اللہ آپ کو اپنے بچوں کے اندر اس کے مثبت اور کارگر نتائج نظر آنے لگیں گے کیوں کہ جو تھوڑا عمل مداومت کے ساتھ کیا جاتا ہے وہ بہت سے ایسے اعمال سے بہتر ہے جو چھوڑ چھوڑ کر کیا جاتا ہے۔

۷-جو باپ اپنے کام کاج یا سفر یا بیماری یا طلاق جیسے اسباب کی وجہ سے اپنی اولاد سے دور رہتے ہیں انہیں چاہئے کہ فون سے اپنی اولاد کی نماز کی خبر لیتے رہا کریں تا کہ انہیں اس کی اہمیت معلوم ہو سکے ....کچھ توفیق یافتہ باپ ایسے ہوتے ہیں جو کسی کام سے اگر سفر پر بھی نکلتے ہیں تو اپنی اولاد سے رابطے میں رہتے ہیں' ہر ایک سے فردا فردا بات کر کے نماز کی بابت دریافت کرتے ہیں۔

۸-ان کے اندر سوء خاتمہ (بری موت) کا خوف اور حسن خاتمہ کا شوق پیدا کریں۔

۹- نماز کے معاملہ میں اپنے بچوں کے ساتھ سنجیدہ رہیں' اور انہیں شتر بے مہار کی طرح نہ چھوڑ دیں کہ جب چاہیں نماز پڑھیں اور جب چاہیں ترک کر دیں.....!بلکہ انہیں ہر حال میں نماز کا پابند رکھیں۔

۱۰- خواہ حالات جس قدر بھی سنگین ہوں آپ دنیا پر دین کو ترجیح دیں تاکہ آپ کے بچے بھی اس کے عادی ہو سکیں، وقت پر نماز کی پابندی کو مدرسہ کے اسباق پر مقدم رکھیں، انہیں بتائیں ایک رکعت نماز پورے فٹبال میچ سے زیادہ مہتم بالشان ہے، اور نماز کے اوقات کی پابندی کسی دوست کی ملاقات یا فون کال کے انتظار یا ٹی وی کے پروگرام سے کہیں زیادہ اہم ہے۔

۱۱- اگر قطع تعلق کرنے سے بہتر اور مفید نتائج رونما ہوں تو ایسا کریں ورنہ اس سے گریزاں رہیں۔

۱۲- مدرسہ سے رابطہ کر کے اساتذہ کا تعاون حاصل کریں تاکہ وہ نماز کی اہمیت اور تارک صلاۃ کے بھیانک انجام سے بچوں کو مسلسل روشناس کراتے رہیں، بچوں سے نماز کی پابندی کی بابت استفسار کریں، اگر استاد یا استانی اپنے تین شاگردوں سے ہی ہر روز فجر کی نماز کے بارے میں پوچھے تو یہ مقصد پورا ہو سکتا ہے۔

۱۳- کتب خانوں سے اپنے بچہ کے لئے کچھ پینٹنگ بکس خرید لیں جن میں تصویر کے ساتھ عملی نمونوں کی روشنی میں نماز کی کیفیت اور طریقے بیان کئے گئے ہوں اور کچھ ذکر و اذکار بھی سکھائے گئے ہوں۔

۱۴- نماز پڑھنے پر حوصلہ افزائی کے طور پر والدین اگر اپنے بچے کو گود لیں، بوسہ دیں، کندھے پر کھلائیں، پیٹھ سہلائیں اور ان سے جذباتی لگاؤ رکھیں تو یہ ہزار تحائف سے زیادہ مؤثر ثابت ہو سکتے ہیں۔

کیا آپ بچوں کو نماز کے لئے جگا جگا کر تھک چکے ہیں؟

فکر نہ کریں.... اس کے بہت سے حل ہیں آپ انہیں آزما کر دیکھ لیں:

- ان کے ساتھ پیار سے بات کریں۔

- ان کا پیٹھ سہلائیں اور ان کے سر پر ہاتھ رکھیں۔
- انہیں نشاط آمیز اور خوش کن خبریں سنائیں تا کہ ان کی نیند بھاگ جائے اور پھرتی عود آئے۔
  مثلاً انہیں کہیں کہ آپ کو آج وہاں جانا ہے... آج ہمارے یہاں فلاں صاحب آرہے ہیں' آپ کو اس کام میں کامیابی ملی ہے... فلاں شخص کا فون آیا تھا..... وغیرہ
- اگر وقت ہو تو انہیں تھوڑی دیر کے لئے سویا ہوا چھوڑ جائیں اور کچھ دیر کے بعد آکر پھر جگائیں۔
- اے سی اور فین بند کر دیں۔
- بلب جلا دیں۔
- ضرورت پڑے تو ان کے چہرے پر پانی کے چھینٹے ماریں... یاد رکھیں صرف چھینٹے...!
- انہیں دعائیں دیں جیسے کہ انہیں کہیں: کھڑے ہو جاؤ اللہ تجھے انشراح صدر عطا کرے!
- انہیں ترغیب و ترہیب کے ذریعہ اور اللہ کی یاد دلا کر نماز کے لئے آمادہ کریں اور کہیں کہ: (نماز تیرے لئے قبر کی روشنی ہے) (میرے پیارے کھڑے ہو جاؤ! کیوں کہ آخرت میں یا تو جنت ملے گی یا آگ میں جلنا پڑے گا)۔
- چادر کھینچ لیں اور آواز دیتے ہوئے اپنے بچے کو نرمی سے جھنجھوڑیں۔
- اپنے بچوں کے لئے ایک الارم گھڑی لائیں جس میں اذان کی آواز ہو۔
- ان سے یہ نہ کہیں کہ: مدرسہ کا وقت ہو گیا بیدار ہو جاؤ' بلکہ انہیں نماز فجر کے نام پر بیدار کریں۔
- بچوں کو لاڈ پیار سے نماز کے لئے جگائیں اور انہیں نماز سے متعلق آیات' احادیث اور اشعار سنائیں ۔یہ ایک آزمودہ اور کامیاب نسخہ ہے' بس شرط یہ ہے کہ معنی و مفہوم کو سمجھتے ہوئے دل کی آواز سے ان کے سامنے آیات اور احادیث پڑھی جائیں۔
- انہیں جگانے کے بعد یوں ہی نہ چھوڑ دیں بلکہ ان پر نگاہ رکھیں تا کہ کسی دوسری جگہ پر جا کر نہ سو جائیں۔

- جو سب سے بیدار ہو اور سب سے پہلے نماز پڑھے اس کے لئے کوئی خصوصی انعام رکھئے۔
- جو اپنے بھائیوں کو نماز کے لئے جگائے اور ان کی نگرانی کرے اسے بہ طور خاص نوازئے۔
- جب تمام حربے ناکام ہو جائیں تو دس سال کے بچہ کو آپ (بہ طور تادیب نہ کہ بہ طور سزا) مار پیٹ سے بھی نماز کے لئے آمادہ کر سکتے ہیں' آپ اسے شفیقانہ جذبہ سے سرشار ہو کر مارتے ہیں کہ کہیں اس کا جسم جہنم کی آگ میں نہ جھلسے۔

۱۶- بچوں کے دل کو اللہ سے وابستہ رکھیں... دوسرے لفظوں میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ ان کے اندر (اللہ ورسول اللہ کی محبت و اطاعت' اللہ کا خوف' اس کی رجاء وامید اور اس پر ایمان لانے جیسے) توحید کے اصول ومبادی کی بیج بوئیں' اس کا ایک معاون طریقہ یہ بھی ہے کہ آپ ان کے ساتھ توحید ربوبیت' توحید الوہیت اور توحید اسماء وصفات کے بارے میں باتیں کریں' اس لئے کہ توحید کی اہمیت وہی ہے جو جسم کے لئے سر کی ہوتی ہے' شرعی احکام کو اسی وقت بروئے عمل لایا جاسکتا ہے جب جسم توحید کی غذا سے تندرست وتوانا ہو' بہ طور خاص نماز' کیوں کہ نماز کی پابندی کے لئے صبر اور مضبوط ایمان ضروری ہے۔

۱۷- باپ ہونے کی حیثیت سے بچوں کے دلوں میں آپ کے تئیں ایک قسم کی ہیبت رہتی ہے جو کہ ماں کے تئیں نہیں ہوتی' اس لئے جب آپ گھر پر ہوں تو خود ہی بچوں کو نماز کے لئے کہیں.... سارا بار ماں کے دوش ناتواں پر ہی نہ ڈال رکھیں!

۱۸- چھوٹے بچوں کو ہمیشہ نماز کے اوقات میں نماز کی یاد دہانی کرانی پڑتی ہے' اس لئے آپ ملول ہو کر ہاتھ نہ کھینچ لیں' مشاہدے کی بات ہے کہ کچھ بچے نمازی تو ہوتے ہیں لیکن نماز کے اوقات کا صحیح علم نہیں ہونے کی وجہ سے یا کھیل کود میں مصروف رہنے کے سبب ان کی نماز فوت ہو جاتی ہے ' ایسے بچوں کو صرف تذکیر کی ضرورت ہوتی ہے..... اس فرق کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ کچھ بچے

صرف یاد دہانی کرانے پر نماز کے لئے تیار ہو جاتے ہیں جب کہ کچھ بچے ایسے بھی ہیں جو تذکیر کے بعد بھی نماز سے جی چراتے ہیں.... نماز کی پابندی کی راہ میں تذکیر سب سے پہلا مرحلہ ہے' یہ کئی سالوں تک جاری رہتا ہے' اس کے بعد ایسا مرحلہ آتا ہے کہ انسان کا دل ہی اس کا ناصح ہو جاتا ہے اور اسے کسی کی تذکیر کی حاجت نہیں رہ جاتی۔

۱۹- والدین سے عرض ہے کہ آپ دونوں ایک دوسرے پر اولاد کی تربیت کی ذمہ داریوں کا بوجھ ڈال کر عہدہ برآ نہیں ہو سکتے اس لئے کہ آپ دونوں انفرادی طور پر ذمہ دار ہیں اور اللہ تعالی ہر ایک سے اس کی ذمہ داری کی بابت باز پرس کرے گا کہ کہاں تک وہ اس میں کامیاب رہا؟ اس سے دوسرے کے بارے میں کچھ نہیں پوچھا جائے گا۔ امتحان کی تیاری میں لگ جایئے۔ کچھ والد ایسے ہوتے ہیں جو یہ عذر تراشتے رہتے ہیں کہ: بچوں کی ماں بڑی لاپرواہ ہے' اپنی ذمہ داری سے بھاگتی ہے ...... جب کہ کچھ مائیں اس بہانے سے امانت کو ضائع کرتی رہتی ہیں کہ: ان کے والد میرا ساتھ ہی نہیں دیتے ...... جان لینا چاہئے کہ اللہ کے نزدیک اس قسم کے عذر لنگ اور بے بنیاد بہانوں کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

۲۰- بچوں کو نماز کی تربیت دیں تو اس عمل پر اللہ سے ثواب کی امید رکھیں کہ آپ نے انہیں خیر کی رہنمائی کی' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ: (جو شخص بھلائی کی رہنمائی کرتا ہے اسے اس پر عمل کرنے والے کی طرح ثواب ملتا ہے)[1] ۔

<u>کیا آپ جانتے ہیں کہ پوری زندگی میں کتنی بار آپ کا بچہ نماز ادا کرے گا؟</u>

(1) مسلم

اگر آپ کے پاس ایک سے زائد بچے ہیں اور آپ سبھوں کو نماز کی تربیت دیتے ہیں تو آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آپ کو کس قدر عظیم اجر و ثواب سے نوازا جائے گا؟

ایک دن میں کتنی نیکیاں آپ کے نامہ اعمال میں درج کی جائیں گی؟

یہ تو صرف فرائض کی بات ہے' نوافل اس پر مستزاد ہیں۔

۲۱-شروعات میں جب بچہ کو نماز کی تربیت دیں تو ہر نماز پر اسے چاکلیٹ اور ٹافی وغیرہ کی شکل میں فوری انعام دیں... دوسرے مرحلہ میں پنج وقتہ نماز کی پابندی پر روزانہ کوئی انعام سے نوازیں ... جب آپ کا بچہ از خود نماز کی پابندی کرنے لگے تو آپ اسے ہفتہ وار انعام دیا کریں...... اس کے حالات کی مناسبت سے انعام کو ماہنامہ شکل دے دیں... تاہم انعام کی شکل اور مقدار میں اعتدال کو بحال رکھیں... اور اس کے کان میں یہ بات بھرتے رہیں کہ نماز کو اللہ نے فرض کیا ہے۔

۲۲- نماز کی پابندی کو بچوں سے محبت اور دوری کا معیار بنالیں۔ جو نمازی ہو اسے زیادہ پیار دیں اور دل سے لگا کر رکھیں' اور جو نماز میں کوتاہی کرے اس کی محبت میں تھوڑا روکھا پن لائیں' بہت سے باپ پڑھائی کے معاملے میں اس طریقہ پر کاربند ہیں جب کہ نماز زیادہ توجہ کا متقاضی ہے۔

۲۳- جب آپ بچوں سے دور ہوں یا وہ آپ کے پاس نہ ہوں تو نماز کے اوقات میں موبائل پر دلکش اور اثر انگیز میسج بھیج کر انہیں نماز کی تذکیر کریں۔

۲۴-انہیں بتائیں کہ جنگ' خوف اور بیماری کی حالت میں بھی نماز معاف نہیں ہے...! خوف کی حالت میں نماز کا جو طریقہ وارد ہوا انہیں اس سے باخبر کریں' اور ان کے ذہن میں یہ بات ڈالیں کہ

اگر نماز کی اہمیت نہ ہوتی تو حالت خوف اور مرض میں نماز واجب نہ ہوتی' بھلا صحت مند اور مامون انسان سے اس کی فرضیت کیوں کر ساقط ہو سکتی ہے؟!

۲۵- کبھی کبھار کسی چیز سے محروم کر کے بھی انہیں نماز کی تربیت دیں۔

اس کے دو طریقے ہیں:

جذباتی محرومی: جیسے بوسہ دینا اور خیال رکھنا

مادی محرومی: جیسے تحفہ دینا اور اپنے ساتھ کہیں لے جانا

۲۶- معتدل انداز میں دادا نانا' ماموں' چچے اور اس کے ہم عمر دوستوں کے سامنے اس کی تعریف کیا کریں' اس سے نیکی اور نماز کی رغبت ملے گی اور اس کی حوصلہ افزائی ہو گی۔

۲۷- والدین جتنا چاہیں اپنے بچوں سے لاڈ پیار کریں لیکن جب نماز کا حکم دیں تو ان کے اوپر ہیبت طاری ہونی چاہئے اور اگر بچے نماز میں سستی اور کوتاہی کریں تو رضائے الٰہی کی خاطر ان کے چہرے پر غصہ کے آثار نمایاں ہونے چاہئے۔

۲۸- اپنے بچوں کے لئے ایسی دلآویز ویڈیو کیسٹ لائیں جس میں نماز اور وضوء کا طریقہ سکھایا گیا ہو۔

۲۹- نماز کی پابندی پر اچھے اچھے انعامات رکھ کر پڑوسی کے بچوں کے مابین منافست کا ماحول پیدا کریں۔

۳۰- اپنے بچوں کے جائز اور معقول مطالبات کو پورا کریں' بشرطیکہ وہ نماز کی پابندی کریں' نہ کہ ہمیشہ صرف مطالبہ ہی کریں۔

۳۱- آپ ان کے سامنے ایسے بے نمازیوں کے قصے بیان کریں جن سے وہ آشنا ہوں' انہیں ان کی زندگی' عادات واطوار' ناکامی اور بے توفیقی اور ان کے چہرے کی تاریکی کے بارے میں بتائیں۔

۳۲- اپنے بچوں کو نہ صرف مسجد جانے پر حوصلہ دیں بلکہ پابندی کے ساتھ اول وقت پر مسجد میں حاضری دینے کی رغبت دلائیں۔

۳۳- تنہائی میں بچے کو نماز کی نصیحت کریں' ان شاء اللہ اس کے بہتر نتائج سامنے آئیں گے۔

۳۴- جب آپ کا بچہ دس سال کا ہو جائے تو ضرورت پڑنے پر اسے مار پیٹ کر نماز کے لئے تیار کریں' شریعت نے بچوں کو مارنے کے لئے جو حدود اور ضابطے متعین کئے ہیں انہیں نظر میں رکھتے ہوئے تادیب کی غرض سے ماریں نہ کہ سزا کے طور پر۔ ایسا نہ کریں کہ جب سامان میں ہاتھ لگائے تو آپ اسے ماریں پیٹے اور جب نماز سے جی چرائے تو ہاتھ بھی نہ لگائیں!

ایسا وہ لوگ کرتے ہیں جو اپنے ذاتی معاملہ میں تو فوراً چراغ پا ہو جاتے ہیں لیکن جہاں بات نماز کی ہو تو ان کے کان پر جوتک نہیں رینگتی۔

۳۵- اپنے بچوں کو اسکول اور مدرسہ کے گروپ ٹور میں جانے اور لطف اٹھانے کا موقع دیں تاکہ نیک صحبت میں رہ کر نماز کی پابندی کا عملی سبق سیکھ سکیں اور نیک لوگوں کی اچھی صفات کا رنگ ان پر بھی چڑھ سکے۔

۳۶- اے پیارے والدین! نماز کی پابندی اور اول وقت میں نماز کی ادائگی کا اہتمام کریں تاکہ بچوں کی نگاہوں میں آپ کی شخصیت ایک بہتر نمونہ اور دلکش آئیڈیل کے طور پر نقش ہو سکے۔

۳۷-اپنے بچوں کے اندر ایک دوسرے کو نماز کی تلقین کرنے کی روح پھونکیں اور انہیں بتائیں کہ وہ صرف اپنی ہی اصلاح کی فکر نہ کرے بلکہ اپنے بھائیوں اور عام مسلمانوں کو بھی نیکی کی ڈگر پر لانے کے لئے کوشاں رہیں۔

۳۸- تارک صلاۃ سے متعلق جو دنیاوی اوراخروی احکامات آئے ہیں' اس طرح کے کچھ احکام ایک کاغذ پر بڑے خط اور جاذب نظر انداز میں لکھیں اور گھر میں کسی بلند جگہ پر چسپاں کر دیں۔

۳۹- بچوں کو نماز کے لئے اصرار کریں' لفظ اصرار پر غور کریں' یہ صرف حکم دینے کا نام نہیں ہے' آپ ایسے اسلوب میں انہیں نماز کے لئے کہیں جس سے وہ آپ کی بات مان سکیں نہ کہ آپ سے متنفر ہو جائیں۔

۴۰- مثبت رویہ اختیار کریں' مثلاً ان سے کہیں کہ: (یقیناً آج تمہیں ایک الگ خوشی محسوس ہو رہی ہو گی کیوں کہ آج تم نے ساری نمازیں پر وقت پر ادا کی ہیں)....وغیرہ وغیرہ

۴۱- جو نماز کی پابندی کرے اسے ایک خاص مقام دیں' مثال کے طور پر اس سے کچھ معاملات میں مشورہ لیں یا اسے اپنے ساتھ رکھیں.... خلاصہ یہ کہ اسے کچھ امتیازی مرتبہ دیں جس سے نمازی اور بے نمازی کے درمیان امتیاز ہو سکے۔

۴۲- دن بھر میں ایک ہی طرح کے سوالات کئی بار دہرائیں اور ملول نہ ہو کہ آپ اس پر عند اللہ ماجور ہیں' آپ ان سے نرمی اور پیار بھرے اسلوب میں پوچھیں کہ: پیارے بیٹے! اللہ آپ کو مبارک بنائے کیا آپ نے نماز پڑھ لی؟ میری گڑیا! اللہ تیرا دل منور کرے کیا آپ نماز پڑھ چکی؟

۴۳- شادی سے قبل اور اولاد کی پیدائش سے پہلے ہی انہیں نمازی بنانے کی فکر کریں! آپ نے سہی پڑھا ہے' اس کا آغاز نیک شوہر اور دیندار بیوی کے انتخاب سے کریں... تاکہ باذن اللہ اس بابرکت رشتہ ازدواج سے پاک طینت نسل رونما ہو۔

۴۴- خاندانی اجتماعات میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا اہتمام کریں اور چھوٹے بڑے سب ایک ساتھ صف بستہ کھڑے ہوں۔

۴۵- انہیں جہنم کی آگ اور عذاب سے ڈراتے ہوئے اور خیر وبھلائی اور جنت کا شوق دلاتے ہوئے اپنی آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے دکھائیں تاکہ وہ آپ کی بات کی صداقت کو محسوس کرسکیں اور اس کا اثر قبول کرنے کے لئے دل سے آمادہ ہوں۔

۴۶- اگر ماں بچوں کو نماز کا پابند کرنے کی ذمہ داری ادا کر رہی ہو تو باپ کو چاہئے کہ ان کا ساتھ دے' کم سے کم حیض اور نفاس جیسی شرعی مجبوری کی حالت میں باپ کو اپنا کردار ضرور ادا کرنا چاہئے' کیوں کچھ مائیں ان حالات میں بچوں کو نماز کی تلقین کرنا بھول جایا کرتی ہیں' اللہ کے سامنے باپ کی بڑی بازپرس ہوگی کیوں کہ وہ بچوں کو نماز کا حکم دینے پر مامور ہیں' تاہم جب باپ کسی وجہ سے گھر پر موجود ہی نہ ہوں تو ایسی صورت میں ماں کا ذمہ داری فزوں تر ہو جاتی ہے اور شرعی مجبوریوں میں بھی بچوں کو نماز کا حکم کرنا ان پر واجب ہو جاتا ہے۔

۴۷- آپنے بچوں کے سامنے نمازیوں کے ثواب اور بے نمازیوں کے عقاب پر مشتمل آیات اور احادیث کی تفسیر وتشریح کریں' امانت کی ادائگی اور دین کی تبلیغ کی غرض سے آپ کے لئے یہ کام

کرنا ضروری ہے... تفسیر کی کسی مختصر سی کتاب[1] کا انتخاب کرلیں آپ کا مشن آسان ہو جائے گا۔

۴۸- دعوتی اور تربیتی مقاصد کے پیش نظر نماز کی پابندی کرنے پر معتدل انداز میں بچہ کی تعریف کیا کریں.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم خیر و بھلائی کا شوق دلانے کے لئے صحابہ کرام کی مدح کیا کرتے تھے 'مثال کے طور پر آپ کی اس حدیث کو لے لیں جو آپ نے اشج بن عبد القیس سے کہا تھا کہ :(تمہارے اندر دو ایسی خصلتیں ہیں جنہیں اللہ پسند فرماتا ہے: حلم وبردباری اور متانت وسنجیدگی)[2]

۔

۴۹- ہر وقت اپنے بچوں کے سامنے جنت کی ابدی نعمت اور دنیا کی فانی آرائش کا تقابل پیش کرتے رہیں تاکہ ان کے دل لافانی نعمتوں سے وابستہ رہیں اور شوق عمل پروان چڑھتا رہے۔

۵۰- جب نماز پڑھنی ہو تو بچوں کو ساتھ لے کر پڑھیں تاکہ سب لوگ ایک ساتھ وقت پر نماز ادا کرلیں۔

۵۱- صرف اتنا کہنا کافی نہیں کہ نماز پڑھ لو' کچھ لوگ عرصہ دراز تک اپنے بچوں کے سامنے یہ کلمہ دہراتے رہتے ہیں یہاں تک کہ بچے اس سے اکتا جاتے ہیں لیکن اس کی گیرائی اور سنگینی کو نہیں سمجھ پاتے...! بچہ خود سے پوچھنے پر مجبور ہوتا ہے کہ آخر کیوں مجھے نماز کے لئے کہا جارہا ہے؟ نماز میں تھکان ہے۔

بچوں سے اتنا کہنا بھی ناکافی ہے کہ :(جو نماز پڑھتا ہے وہ جنت میں جائے گا اور جو نہیں پڑھتا وہ جہنم میں جائے گا) کیوں کہ آپ کا کہنا تو ٹھیک ہے لیکن انہیں کیا پتہ کہ جنت اور جہنم کس چڑیا کا نام

---

[1] (میرا مشورہ ہے کہ شیخ عبد الرحمن بن سعدی رحمہ اللہ کی تفسیر (تیسیر الکریم المنان فی تفسیر کلام الرحمن) کا انتخاب کریں۔

[2] (مسلم

ہے؟ آپ اس کے سامنے جنت کا ایسی دلکش تصویر کشی کریں اور جہنم کی ہولناکیوں کو اس انداز میں پیش کریں کہ ان کے دل جنت کی محبت سے سرشار ہو جائے اور جہنم کے خوف سے ان پر لرزہ طاری ہونے لگے۔ بڑھتی عمر کے ساتھ ان چیزوں کی تفصیل سے انہیں روشناس کریں تاکہ ان کے اندر جنت کی طلب اور جہنم سے نجات پانے کی ذاتی تحریک پیدا ہو سکے۔

۵۲- اپنے بچے کو پیار بھرے لہجے میں کہیں کہ: (تم مجھے جان سے بھی عزیز ہو' مجھے تمہارے بارے میں جہنم کا خوف ستاتا ہے... میری طرح کوئی اور تمہارا خیر اندیش نہیں ہو سکتا' تم میرے جگر کے ٹکڑے ہو' میرے لئے یہ کوئی آسان بات نہیں ہوگی کہ تمہیں آگ کی سزا ملے' مشیئت الہی سے میں تمہیں اپنے ساتھ جنت میں دیکھنا چاہتا ہوں' کسی بھی صورت میں مجھے یہ گوارا نہیں کہ تم جہنم کے ایندھن بنو)۔

۵۳- جب آپ کا بچہ سات سال کا ہونے والا ہو تو نفسیاتی تربیت کے لئے اسے بتایا کریں کہ اس کی زندگی میں وہ مرحلہ جلد آنے والا ہے جب اسے نماز کا حکم دیا جائے گا' اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ مستقبل میں نماز کی تربیت دینے میں آپ کو آسانی ہوگی۔

۵۴- آخرت کے بارے میں بچے آپ سے جو سوالات کریں ان کا جواب دیتے ہوئے آپ یہ بھی بتائیں کہ آخرت کی نجات اور کامیابی یہ ہے کہ دنیا کی زندگی میں نماز کی پابندی کی جائے۔

۵۵- ترغیب اور ترہیب میں اعتدال اور توازن قائم رکھیں' کسی کو کسی پر ترجیح نہ دیں۔

۵۶۔ اپنی اور بچوں کی زندگی کو اللہ کے رنگ میں رنگنا ضروری ہے تاکہ ہم اور ہمارے بچے اللہ عز وجل کی سچی بندگی کے عادی ہو سکیں.... اسی لئے ہمارے اوپر یہ واجب ہے کہ بچپن سے ہی ہم ان کے اندر عبادت واطاعت کی پاسداری اور اس سے اعراض و لاپرواہی برتنے پر جو اثرات مرتب ہوتے ہیں' ان پر ایمان رکھنے کی بیج بوئیں' انہیں بتائیں کہ جو نماز چھوڑتا ہے وہ اللہ کے عذاب سے

دوچار ہوتا ہے 'نافرمانیوں کی سزا آخرت سے پہلے دنیا میں ہی ملنے لگتی ہے... اللہ کی اطاعت بہ طور خاص نماز کی پاسداری وپابندی سے زندگی میں خوشگواری آتی ہے 'معاملات آسان ہوتے ہیں اور انسان اللہ کی توفیق اور کامیابی سے بہرہ مند ہوتا ہے۔

۵۷- بچوں کو اللہ کی نعمتوں کے بارے میں تفصیل سے بتایا کریں.... کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ان نعمتوں کی طرف ان کی توجہ مبذول کریں جن پر عموماانسان توجہ نہیں دیتا'ایسی نعمتیں کتنی زیادہ ہیں! پھر انہیں بتائیں کہ ان بیش بہانعمتوں کا تقاضہ ہے کہ ہم منعم حقیقی کی عبادت اور نماز کی پابندی کے ذریعہ اس کا شکر بجالائیں....انہیں نعمتوں کا احساس اس قدر دلائیں کہ ان کے دل منعم کی محبت سے سرشار ہوجائے .... زندگی کی حالات سے بالعموم اور بیٹے بیٹیوں کے احوال سے بالخصوص ایسے شواہد منتخب کریں جن کی روشنی میں آپ انہیں بتاسکیں کہ اللہ بہت بڑا ہے اور وہی عبادت کا سچا حقدار ہے۔ مثلاان سے پوچھیں کہ کس نے آپ کو ماں باپ کی نعمت سے نوازا ہے اور فلاں کو یتیم بنایا ہے ؟ کون ہے جس نے تمہیں دو پاؤں پر چلنے کی طاقت دی ہے اور فلانہ کو اپاہج کر رکھا ہے ؟ کس نے تمہیں امن وامان کی دولت سے سرفراز کیا جب کہ دوسرے ملک میں سالوں سے جنگ کاماحول اور خوف کی فضا ہے ؟

۵۸- اپنے بچے سے کہیں کہ نماز تمہیں کافر سے ممتاز کرتی ہے ' یا تو انسان کافر ہوتا ہے یا مسلم ' درمیان میں کوئی تیسر درجہ نہیں 'تم اپنے لئے یا تو کفر کو اختیار کرو یا اسلام سے راضی ہو جاؤ۔

۵۹- کسی کی تذکیر کے بغیر اگر آپ کا بچہ نماز پڑھے تو آپ اس کا شکریہ ادا کریں۔

۶۰-اپنی نگرانی میں درست طریقے سے اسے وضوء کرائیں اور اس کے کان میں بار بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث دہراتے رہیں: "جس نے وضوء نہیں کی اس کی نماز نہیں ہوتی"[1] ۔

۶۱-جو چیز آپ کے بچے کو پسند ہو آپ اسے بتائیں کہ جنت میں اس طرح کی چیزیں کہیں زیادہ ہیں اور جنت کی چیزیں انتہائی درجے کی لذت آمیز اور دل آویز ہوں گی، بلکہ جنت کی نعمتیں دنیا کی ہر نعمت سے زیادہ بہتر ہو گی۔

۶۲-مائیں اپنی بیٹیوں سے یہ بتائیں کہ اللہ کی نافرمانی سے چہرے پر تاریکی پیدا ہوتی ہے خواہ وہ بہ ظاہر گوراہی کیوں نہ نظر آئے اور اس پر اعلی قسم کا میک اپ ہی کیوں نہ مل لیا جائے .....اس کے بالمقابل اطاعت وفرمانبرداری سے چہرہ پر نور ہو جاتا ہے خواہ بہ ظاہر وہ گندمی ہی کیوں نہ دکھ رہا ہو.....نور اور ظلمت کا تعلق ظاہری رنگ سے نہیں ہوتا لیکن انسان انہیں پوشیدہ بھی نہیں رکھ سکتا کیوں کہ اصحاب بصیرت کی نگاہوں سے یہ چیزیں مخفی نہیں رہ سکتیں۔

۶۳-جس طرح آپ پڑھائی کے لئے اس پر محنت کرتے ہیں اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اس کی نماز پر آپ توجہ رکھیں۔

۶۴-انہیں اسلاف کی زندگی سے ماخوذ اور معاصرین کے واقعات پر مبنی ایسے قصے سنائیں جو حسن خاتمہ اور برے خاتمہ، ترک صلاۃ کے انجام اور نماز کی پابندی کے انعام پر مشتمل ہوں....

۶۵-موقع بہ موقع نماز کے احکام پر مشتمل یہ آیات ان کے گوش گزار کرتے رہیں:

﴿وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱرْكَعُوا۟ مَعَ ٱلرَّٰكِعِينَ ۝٤٣﴾ [سورة البقرة:43].

ترجمہ: اور نمازوں کو قائم کرو اور زکوۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

---

(1) اسے امام حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے "کتاب الطہارۃ" حدیث نمبر: (۵۱۸)(۱/۲۴۵)

﴿حَٰفِظُواْ عَلَى ٱلصَّلَوَٰتِ وَٱلصَّلَوٰةِ ٱلْوُسْطَىٰ وَقُومُواْ لِلَّهِ قَٰنِتِينَ ﴿٢٣٨﴾﴾ [سورة البقرة:238].

ترجمہ: نمازوں کی حفاظت کرو، بالخصوص درمیان والی نماز کی اور اللہ تعالی کے لئے باادب کھڑے رہا کرو۔

﴿قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ ٱسْمَ رَبِّهِۦ فَصَلَّىٰ ﴿١٥﴾﴾ [سورة الأعلى:١٤-١٥].

ترجمہ: بے شک اس نے فلاح پالی جو پاک ہو گیا اور جس نے اپنے رب کا نام یاد رکھا اور نماز پڑھتا رہا۔

﴿وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱرْكَعُواْ مَعَ ٱلرَّٰكِعِينَ ﴿٤٣﴾﴾ [سورة البقرة:43].

ترجمہ: اور نمازوں کو قائم کرو اور زکوۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

﴿يَٰبُنَيَّ أَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ وَأْمُرْ بِٱلْمَعْرُوفِ وَٱنْهَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَٱصْبِرْ عَلَىٰ مَآ أَصَابَكَ ۖ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ ٱلْأُمُورِ ﴿١٧﴾﴾ [سورة لقمان:17].

ترجمہ: اے میرے پیارے بیٹے! تو نماز قائم رکھنا، اچھے کاموں کی نصیحت کرتے رہنا، برے کاموں سے منع کیا کرنا اور جو مصیبت تم پر آ جائے صبر کرنا (یقین مانو) کہ یہ بڑے تاکیدی کاموں میں سے ہے۔

﴿وَأَقِمْنَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتِينَ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَطِعْنَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴿٣٣﴾﴾ [سورة الأحزاب:33].

ترجمہ: اور نماز ادا کرتی رہو اور زکوۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت گزاری کرو۔ اللہ تعالی یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کی گھر والیو! تم سے وہ (ہر قسم کی) گندگی کو درو کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔

﴿وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿٣١﴾﴾ [سورة مريم:31].

ترجمہ: اور اس نے مجھے بابرکت کیا ہے جہاں بھی میں ہوں' اور اس نے مجھے نماز اور زکوۃ کا حکم دیا ہے جب تک بھی میں زندہ رہوں۔

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ﴿٤﴾ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ﴿٥﴾﴾ [سورة الماعون:4-5].

ترجمہ: ان نمازیوں کے لئے افسوس اور ویل نامی جہنم کی جگہ ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔

٦٦- پیاری ماں! جب آپ اپنی بیٹی کے ساتھ کسی فنکشن میں جانا چاہیں اور آپ کی بیٹی تیار ہونے میں تاخیر کر دے تو آپ اس سے یہ نہ کہیں کہ جلدی سے نماز پڑھ لو.... بلکہ اسے کہیں کہ جلدی سے تیار ہو جاؤ اور نماز میں عجلت سے کام نہ لو..... جب کوئی بچہ نماز کی وجہ سے ذرا تاخیر کر دے تو آپ اسے ڈانٹ ڈپٹ نہ کریں بلکہ صرف اتنی سی تنبیہ کریں کہ اول وقت میں نماز پڑھا کرو۔

٦٧- ان کے ساتھ آپ کی زیادہ تر گفتگو نماز کی اہمیت' آخرت کے احوال' جنت اور جہنم کی صفات اور بالعموم ارکان ستہ کے بیان پر ہونے چاہئے۔

۶۸- دعاء کے ذریعہ اللہ دلوں کو زندگی بخشتا ہے.... انہیں دعائیں دیا کریں ' انہیں کبھی بد دعاء نہ دیں.... کبھی ان کے غائبانے میں ان کے لئے دعا کریں تو کبھی ان کے رودررو بھی ان کے حق میں دعائیہ کلمات ادا کر لیا کریں۔

۶۹- آپ کے دل میں اپنی اولاد کے لئے سچی محبت جاگزیں ہو' آپ اللہ کی رضا کی خاطر ان سے محبت رکھیں ' انہیں جنت کی رہنمائی کریں اور اس کے ڈگر پر انہیں اپنا ہمراہی بنائے رکھیں ' جہنم سے انہیں بچائیں اور اس کی آگ سے انہیں دور رکھنے کے لئے ہر ممکن جتن کریں۔

۷۰- اپنے مہم کو پایہ تکمیل تک پہنچانے اور منزل مقصود تک رسائی پانے کے لئے اللہ ہی پر بھرسہ کریں اور اللہ سے حسن ظن رکھیں کہ اللہ آپ کی کوششیں بار آور کرے گا اور آپ کی اولاد کو نیک صالح بنائے گا۔

۷۱- اپنی اولاد بہ طور خاص پہلی اولاد پر اگر آپ پانچ سال محنت کرتے ہیں اور کم سنی ہی میں اسے نماز اور نیک اعمال کے عادی بنانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو پھر پوری عمر آپ راحت اور سکون سے رہیں گے۔

۷۲- اپنے بچوں کو تفسیر اور معانی کے ساتھ چھوٹی سورتیں سکھائیں تا کہ وہ سمجھ کر انہیں یاد کریں اور نماز میں پڑھا کریں۔

۷۳- چھوٹی چھوٹی بیٹیوں کے اندر نماز کا شوق پیدا کرنے کے لئے انہیں دوپٹے اور مصلی خرید کر دیں۔

۷۴- آپ تصور کریں کہ آپ کے بچے جہنم میں جھلس رہے ہیں.....! جب کہ فلاں شخص کی اولاد جنت کی نعمتوں سے محظوظ ہو رہی ہیں....! اگر آپ کے دل میں واقعی رحم ہو گا تو آپ اپنے بچوں

سے بے اعتنائی نہیں برتیں گے ...جو اپنی اولاد پر جھوٹی مہربانی کرتے ہیں وہ کبھی ٹھنڈی اور گرمی کی وجہ سے تو کبھی اس ڈر سے کے کہیں نیند میں خلل نہ پڑ جائے انہیں نماز کے لئے نہیں ٹوکتے ....وہ سخت حالات میں اپنے بچوں کو نہ نماز کے لئے جگاتے ہیں اور نہ انہیں نماز کا حکم کرتے ہیں ....اس طرح وہ انہیں ایک بڑے عذاب کے حوالے کر دیتے ہیں' اگر ان کی محبت سچی ہوتی تو وہ ایسا ہرگز نہ کرتے ...! آپ اپنی اولاد سے کیسی محبت رکھتے ہیں ؟؟

۷۵- اپنے بچوں کو نماز پڑھنے پر انعام اور چھوڑنے پر سزا دیں تو ہر ایک کی انفرادی نفسیات کا خیال رکھیں ... اس لئے کہ جو انعام اور سزا آپ (ھدی) کے لئے اختیار کرتے ہیں ضروری نہیں کہ وہی انعام اور سزا (عمر) کے لئے بھی موزوں اور مناسب ہو۔

۷۶- بچوں کو وقت کی رعایت کے ساتھ نماز کا پابند بنانے کے لئے درج ذیل طریقے اپنائیں:

(ا) ظہر یا عصر کی نماز کے وقت کو ان کے کھانے کا وقت نہ بنائیں۔

(ب) رات کا کھانا عشاء کی نماز کے وقت نہ دیں بلکہ نماز سے پہلے یا اس کے بعد انہیں کھانا کھلائیں۔

(ج) جب گھر بنائیں تو ایسی جگہ کا انتخاب کریں جہاں قریب ہی میں مسجد ہو۔

(د) ٹھنڈی کے موسم میں ان کے لئے ٹھنڈا پانی اور مناسب کپڑوں کا انتظام کریں۔

(ھ) انہیں سونے کے لئے اتنا وقت دیں کہ ان کی نیند پوری ہو سکے' ایسا نہ ہو کہ کوئی نماز سے تھوڑی دیر پہلے سوئے اور پھر نماز کے لئے جاگ ہی نہ پائے ... مثلا: کچھ مائیں اسکول کی وجہ سے بالغ بچوں کو بھی نماز سے پہلے سلا دیتی ہیں.....جب کہ کچھ بچے عصر سے تھوڑی دیر قبل کھانا کھا کر سو جاتے ہیں اور عصر کی نماز جاتی رہتی ہے.... آپ کوشش کریں کہ نماز سے پہلے آپ کے بچے نہ سوئیں بہ طور خاص جب نماز کا وقت قریب ہو تو انہیں سونے سے روک رکھیں۔

۷۷- کوشش کریں کہ عبادت کے سلسلے میں ان کے اندر احساس ذمہ داری پیدا ہو جائے... اس طرح کی عبارتیں ان کے کان میں ڈالتے رہیں کہ: (میرا کام ہے تمہیں نماز کے لئے کہنا... اللہ کے سامنے اس کا حساب تم کو خود دینا ہوگا... مجھے تمارے تعلق سے جہنم کا خوف ستاتا ہے... میری آرزو ہے کہ تم دخول جنت سے سرفراز ہو.... تمہیں چلنا کس ڈگر پر ہے یہ فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے؟)

۷۸- نماز اور یوم آخرت سے متعلق جو باتیں آپ لکچرز میں سنتے ہیں یا کتابوں میں پڑھتے ہیں یا کیسٹ میں جن کا مشاہدہ کرتے ہیں انہیں اپنے بچوں سے سنائیں۔

مثلا:

- (آج کلاس میں استاد نے ہمیں عذاب قبر کے بارے میں یہ یہ بات بتلائی)
- (جب میں نے یہ کتاب پڑھی تو مجھے نماز کے نئے نئے فوائد معلوم ہوئے جو کہ یہ ہیں)
- (اس کیسٹ میں تارک صلاۃ کے بارے میں ایک اثر انگیز واقعہ سننے کو ملا جو کہ اس طرح ہے)

۷۹- "فیلڈ ورک" اپنے گردوپیش کے خویش واقارب کو جمع کریں اور اپنی اولاد کو ساتھ رکھیں' انہیں عملی طور پر وضوء کا طریقہ سکھائیں' دوسرے دن اسی طرح انہیں نماز کا طریقہ بتائیں.... کچھ دنوں کے بعد ان کے ساتھ نماز با جماعت ادا کریں.... نماز کی درست ادائگی کی عملی تطبیق پر ان کے مابین مسابقہ منعقد کریں... نماز اور وضوء سے متعلق آسان فقہی مسائل پر تقریری مسابقہ بھی کرائیں.... عملی سرگرمیوں سے بچے جلد سیکھتے ہیں اور معلومات دیر تک ان کے ذہن پر نقش رہتے ہیں۔

۸۰- عبادت وبندگی' بھلائی کے عام کاموں اور بہ طور خاص نماز کے سلسلے میں اپنے بچوں کے اندر منافست کی روح پھونکیں۔

۸۱- اسماء وصفات کے بیان، تارک صلاۃ کے حکم، قبر کی زندگی اور جنت جہنم کی تفصیلات پر مشتمل کتابیں اور کیسٹ اپنے بچوں کو دیں نیز ایسے کتابچے بھی ان کے لئے مہیا کریں جن میں تصاویر کے ذریعہ میت کو غسل دینے اور دفن کرنے کے طریقے بتائے گئے ہوں، قبر اور لحد کی منظر کشی کی گئی ہو، یہ ایسی تحریک آمیز چیزیں ہیں جن سے بچوں کے دل نماز کے لئے مشتاق اور آمادہ ہوتے ہیں۔

۸۲- جب بچہ گھر سے باہر ہو---بیمار ہو-----سفر پر نکلا ہو----کسی کے یہاں مہمان ہو----امتحانات میں مشغول ہو----چھٹیاں گزار رہا ہو----یا اپنے کسی رشتہ دار کے یہاں رات میں ٹھہر گیا ہو تو ان حالات میں اسے نماز کا حکم دینے میں لاپرواہی نہ برتیں۔

۸۳- نماز سے ۲۰ منٹ قبل ہی اپنے بچوں کو کہیں کہ نماز کے لئے تیار ہو جائیں تاکہ وہ تکبیر تحریمہ کے عادی ہو جائیں، اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ ایک دو رکعت فوت ہونا بھی ان کے لئے نہایت ناگواری کا باعث ہو گا۔

۸۴- اللہ تعالی کے بعد آپ گھر کے ان تمام لوگوں کا تعاون حاصل کریں جن پر نماز فرض ہو جیسے دادا، دادی، چچا، پھوپھی اور خادم.....وغیرہ تاکہ یہ سب لوگ مل کر آپ کے بچہ کے اندر نماز کا شوق بڑھائے اور اسے نماز کے لئے آمادہ کرے۔

۸۵- پیاری ماں! ہو سکتا ہے کہ آپ کو اپنی نوجوان بیٹی کے ساتھ کسی میریج پارٹی میں شرکت کرنا ہو اور آپ کی دختر میک اپ کرنے میں اتنا وقت لگا دے کہ اس کا وضوء بھی ٹوٹ جائے اور وہ عشاء کی نماز نہ پڑھ سکے جس کی وجہ سے آپ کے جانے میں تاخیر ہو جائے تو ایسے موقع پر آپ کا کیا کردار ہونا چاہئے ؟ آپ دل برداشتہ نہ ہوں بلکہ پورے انشراح صدر کے ساتھ اپنی بیٹی سے کہیں کہ تم چہرہ دھو کر وضوء کرو اور نماز پڑھو، تاخیر کی وجہ سے ہرگز یہ نہ کہیں کہ: تم نے دیر کر دی، آنے کے بعد نماز پڑھ لینا کیوں کہ ایسا کرنے سے وہ اللہ کے اس فرمان کی زد میں آسکتی ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝٤ ٱلَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝٥﴾ [سورة الماعون:4-5].

ترجمہ: ان نمازیوں کے لئے افسوس اور ویل نامی جہنم کی جگہ ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔

آپ بھی ہوشیار رہیں کہ کہیں آپ سے گناہ کا حکم نہ صادر ہو جائے اور کسی کی شادی کی خاطر اپنا اور اپنی بیٹی کا وجود جہنم کی دہکتی آگ میں خاکستر کر دیں!!

۸۶- اپنے بڑے بیٹے یا بیٹی سے کہیں کہ اپنے بھائیوں کو نماز پر ابھارا کرے' ان کی کوشش بسا اوقات آپ کی کوشش سے کہیں زیادہ مؤثر اور کارگر ہو سکتی ہے۔

۸۷- جب کوئی بچہ آپ کے گھر مہمان ہو تو اس کی نماز کا خیال رکھیں' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: (تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز نہ پسند کرے جو خود اپنے لئے پسند کرتا ہے)[1] ۔ اس میں کوئی دورائے نہیں کہ آپ اپنی اولاد کو نمازی دیکھنا چاہتے ہیں' دوسروں کی اولاد کے لئے بھی آپ کے دل میں یہی چاہت ہونی چاہئے۔

۸۸- اپنے بچوں کے اندر عبادات میں اپنے بڑوں کے نقش قدم پر چلنے کی رغبت دلائیں تاکہ وہ بھی نماز' تلاوت قرآن' صدقہ وخیرات اور عمرہ جیسی دیگر عبادتوں کے خوگر ہو سکیں۔

۸۹- انہیں بتائیں کہ جس طرح بڑے چھوٹوں کو نماز کا حکم دیتے ہیں اسی طرح اگر بڑے سے نماز میں کوتاہی اور سستی ہو تو چھوٹے انہیں نماز کی یاد دہانی کرائیں' اس لئے کہ کسی کو نماز کی تلقین اور

---

[1] اسے امام بخاری نے کتاب الایمان میں باب من الایمان أن یحب لأخیہ ما یحب لنفسہ کے تحت روایت کیا ہے' حدیث نمبر: ۱۳ (۱-۱۴)

تذکیر کرنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں داخل ہے جو کہ ایک عظیم عبادت ہے اور اس پر آدمی ماجور ہوتا ہے۔

۹۰- باپ جب (وفات---طلاق----سفر اور کاروباری مشغولیات جیسے اسباب کی بنا پر) غائب ہوتے ہیں تو کچھ مائیں باپ کی عدم موجودگی میں اپنی ذمہ داری نبھاتی ہیں اور بچوں کو نمازی بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتی' اس لئے کہ وہ جان رہی ہوتی ہیں کہ ان کے ذمہ اولاد کی تربیت کی ذمہ داری ہے اور باپ کی موجودگی اور عدم موجودگی اسے ذمہ داری سے عہدہ برآ نہیں کر سکتی.....باپ کو بھی اس ذمہ داری کا احساس ہونا چاہئے بہ طور خاص اس وقت جب (وفات----طلاق-----سفر اور کاروباری مشغولیات جیسے اسباب کی بنا پر) والدہ موجود نہ ہوں۔

۹۱- اپنے بچوں کے لئے اچھے دوست اور نیک ہم نشیں تلاشیں....جب ماں کو یہ معلوم ہو کہ فلاں خانوادے میں اس کی بیٹیوں کی ہم عمر لڑکیاں شریعت کی پاسدار ہیں تو اپنی بیٹیوں کے ساتھ وقتاً فوقتاً ان کے یہاں ملاقات کے لئے جائیں اور انہیں بھی بارہا اپنے یہاں مدعو کیا کریں.....یہی کام والد کو اپنے بیٹوں کے ساتھ کرنا چاہئے۔

۹۲- عزم وہمت سے کام لیں اور کشش وپنج کے شکار نہ ہوں......اپنی بلند ہمتی پر قائم رہیں....ان شاء اللہ بالآخر بچوں کو نمازی بنانے میں آپ کو کامیابی ملے گی....یاد رکھیں کہ آپ ایک قسم کا جہاد کر رہے ہیں جس پر آپ اجر الٰہی سے بہرہ مند ہوتے ہیں' اس لئے سستی اور ناامیدی کو اپنے پاس بھی نہ آنے دیں کیوں کہ سارے لوگوں کو اولاد کے سلسلے میں صبر اور مجاہدہ سے کام لینا ہوتا ہے۔
اللہ آپ کا حامی وناصر ہو۔